

اردو ناول بخت تحریر : مہر النساء شاہ میر قسط نمبر 21

سفیر کی گاڑی کے بر عکس ہارون کی گاڑی کے اندر کا کا ماحول خوشگوار تھا میوزک ہلکی پھلکی باتیں ایک دوسرے پہ جملے کسنا یہ صبح صبح تمہارے دادا جان نے کیوں عدالت لگوار کھی تھی گھر کے سب بڑے ان کے کمرے میں جمع تھے فروا چچی کو بھی میں نے وہیں سے نکلتے دیکھا تھا کافی غصے میں تھیں اور پھپھو جان بھی اداس تھیں ہارون نے میوزک کی آواز کم کرتے ہوئے ہالے سے پوچھا تھا ہالے نے ایک نظر پچھلی سیٹ پر بیٹھے حسن کو دیکھا تھا اور کوئی جواب نہیں دیا ہارون سمجھ گیا تھا تب ہی حسن کو مخاطب کرتا بولا تھا

حسن میری بات سنو تمہاری بہن کارشتہ طے ہونے والا ہے اور مجھے یہی لگتا ہے کہ صبح یہ گول میز کا نفرنس اس لئے لگی تھی ہالے اب بتاؤ مجھے ساری بات کیا چل رہا ہے حسن کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا لیکن ہارون اس کو نظر انداز کئیے گیا

مجھے نہیں پتہ میں نے بجو سے پوچھا تھا انہوں نے تو یہی بتایا ہے کہ بس شمس چچا اور چچی کو بلایا تھا بابا سے تو کل رات ہی کچھ بات کی تھی دادا جان نے اب وہ بات کیا ہے یہ مجھے نہیں پتہ اس نے تفصیل سے جواب دیا تھا یہ چل کیا رہا ہے کوئی مجھے کچھ بتائے گا؟ میں تمہارا بھائی ہوں تمہارا وارث میرے بغیر کوئی کیسے تمہارے رشتے کی بات کر سکتا ہے؟

اور ہارون بھائی آپ کب لائے رشتہ؟ میں کہاں تھا؟ وہ حیران سا سوال پر سوال کیئے گیا

میرا پیارا بھائی ہالے کو اس پہ پیار آیا تھا کتنی فکر ہے ناں تمہیں میری میں ایویں تم سے اتنا لڑتی رہتی ہوں اب پکا تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گی کتنا اچھا ہے ناں میرا بھائی ہارون سے تائید چاہی تھی

میں رشتہ نہیں لایا سفیر اور ہالے کی بات ہو رہی ہے وہ سنجیدہ سا بولا تھا (ان دونوں کا نام ساتھ لیتے دل ایک ہزار بار ٹوٹا تھا)

کیا ایا وہ چلایا تھا نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے میں یہ ہونے ہی نہیں دوں گا تم سفیر بھائی سے شادی نہیں کر سکتیں میں کرنے ہی نہیں دوں گا

کیوں نہیں کر سکتی بتانا پسند کرو گے گینڈے؟ وہ تپ کے بولی تھی

تم ہارون بھائی سے شادی کرو اور رخصت ہو جاؤ سلطان منزل سے آئی سمجھ وہ دوٹوک لہجے میں بولا تھا ہارون نے مسکراہٹ دبائی تھی جبکہ ہالے کو تو آگ ہی لگ گئی تھی

میں نے ابھی جو تا اتارنا ہے اور تمہارے سر پہ مارنا ہے تمہیں آخر تکلیف کیا ہے میری اور سفیر کی شادی سے

تکلیف ہی تو ہے آدھی زندگی تو تم میرے سر پہ مسلط رہی ہو اب سفیر بھائی سے شادی کر کے تو تم سلطان منزل کی ملکہ ہی بن جاؤ گی اور میں

میری نہ پہلے کوئی عزت تھی نہ اب ہو گی کیا کیا نہیں سوچا تھا میں نے کہ تم ہارون بھائی سے شادی کر کے چلی جاؤ گی اور میں سلطان منزل کا بے

تاج بادشاہ بنوں گا لیکن نہیں تم سے کہاں برداشت ہو گی میری حکومت

بھئی میں نہیں جانتا کچھ تم اس رشتے سے انکار کر دو بادشاہ تو تم پھر بھی نہیں بن سکتے سفیر تم سے بڑا ہے اس کی حکومت ہو گی سلطان منزل پر وہ اسکو تپانے کو بولی تھی

ہاں ٹھیک ہے وزیر ہی بن جاتا میں مجھے وہ بھی قبول تھا وہ منہ بسور کر بولا تھا بکومت حسن غلام چلتی گاڑی سے دھکا دے دوں گی تمہیں اب آواز نہ آئے تمہاری ہاں ہارون تم کیا بتا رہے تھے وہ اسکو ڈپٹ کر ہارون کی جانب متوجہ ہو چکی تھی جبکہ حسن بے بسی سے اسکو دیکھ کر رہ گیا تھا اسکے تو سارے خواب ہی ٹوٹ گئے تھے وہ پانچوں شہر کی ایک بہت مہنگی ڈائمنڈ شاپ میں موجود تھے حسن خاموشی سے ایک سنگل صوفے پہ بیٹھا تھا مہر بھی اس کے ساتھ والے صوفے پہ مغموم سی بیٹھی تھی ہالے کاؤنٹر کے سامنے کھڑی اپنے لئے کچھ پسند کر رہی تھی ہارون اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا جبکہ سفیر ان سے ذرا فاصلے پر ایک کال سننے ٹھہر گیا تھا ہارون نے ہالے ایک انگوٹھی پسند کر لی تھی وہ ہالے کی ہر برتھڈے پر انگوٹھی ہی گفٹ کرتا تھا ہالے نے بھی اپنے لئے ایک بریسلیٹ نکلوایا تھا وہی بریسلیٹ مہر کو دکھانے دکھانے وہ سامنے رکھے صوفوں کی جانب بڑھ گئی تب ہی سفیر ہارون کے ساتھ آکھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی اچک لی ہارون نے اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا یہ رنگ میں نے پسند کی ہے ہالے کے لئے تم کچھ اور دیکھو سفیر وہ ناگواری سے بولا تھا

اب یہ مجھے پسند ہے وہ انگوٹھی کو تنقیدی نظروں سے دیکھتا بول رہا تھا

ویسے بھی جب لڑکی ہی تمہاری نہیں رہی تو اس رنگ کا کیا کرو گے؟ ایک اور بات ہالے کو رنگ دینے کا اختیار بس میرا ہے اب تمہیں چاہئے کہ کچھ اور دیکھ لو یار ویسے ایک بات ہے تم سے چیزیں چھیننا پتہ نہیں کیوں مجھے اتنا پسند ہے وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا جبکہ اسکی آنکھوں میں واضح طنز تھا

یہ رنگ خاموشی سے مجھے واپس کر دو سفیر ورنہ اچھا نہیں ہو گا
اوہ کیا کر لو گے تم؟

تمہیں پتا ہے سفیر میں پاگل ہوں یہ بات آدھا شہر جانتا ہے اور اگر تمہیں یقین نہیں تو پھر میں کروں گا یہ کہ وہ جو سامنے ان ڈور پلانٹس کے بڑے بڑے گملے ہیں ناں انگلی سے گملوں کی جانب اشارہ کیا تھا یہ گملے اٹھا کر تمہارے سر پہ دے ماروں گا اور اگر پھر بھی مجھے سکون نہیں ملا تو میں اس شاپ کی ہر دیوار میں تمہارا سر ماروں گا اور پتہ ہے کوئی مجھے کچھ نہیں کہے گا بتاؤں کیوں؟ اسلیے نہیں کہ میرا باپ سرکاری عہدیدار رہے ہے بکا بلکہ اس لئے

وہ اسکے کان کے پاس جھکا تھا کیوں کہ میں پاگل ہوں وہ چبا چبا کر بولا
تھا

پھر ہتھیلی کھول کر اس کے سامنے کی تھی ساتھ کن اکھیوں سے اشارہ
کیا تھا

رنگ واپس کرو

سفیر آنکھوں میں خون لئے اسکو دیکھتا رہا اور پھر رنگ اٹھا کے اسکی

ہتھیلی پہ دے ماری تھیایک بات بتاؤں سفیر تم چاہے کچھ بھی کہہ لو لیکن میں جانتا ہوں تم ہالے سے محبت نہیں کرتے یہ فیلنگز کچھ بھی ہو سکتی ہیں اٹریکشن - کرش برتری کی خواہش کچھ بھی لیکن محبت نہیں وہ خاندان کی سب سے حسین لڑکی ہے سٹر انگ۔ سٹریٹ فارورڈ - وہ بات کرنے کا فن جانتی ہے وہ بات منوانا جانتی ہے وہ کسی بھی مرد کو زیر کر سکتی ہے وہ عام نہیں ہے اسلئے بس اسلئے تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو کیونکہ تمہیں شروع سے ہر بہترین چیز کو اپنا بنانے کی عادت ہے وہ چبا چبا کر کہہ رہا تھا

واہ یار تم تو جینیں ہو ٹو بی ا اونسٹ محبت کیا ہوتی ہے مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ مجھے سب کچھ پلیٹ میں رکھا ہو املا ہے پیار پیسہ مقام اور اب ہالے وہ بھی مجھے مل جائے گی ہارون کیا ایسی کوئی چیز ہے جسکی میں نے خواہش کی ہو اور مجھے نہ ملی ہو؟ وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا آئی لائک ہر اور مجھے لگتا ہے یہ بہت ہے محبت کے چکر میں بے وقوف لوگ پڑتے ہیں تم جیسے پاگل میں ویسا نہیں ہوں میں ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا ہوں ہالے کو میں نے ہر زاویے سے دیکھا ہے وہ پرفیکٹ ہے اور ہر پرفیکٹ چیز پر سفیر سلطان کا حق ہے

اور اگر میں یہ بات ہالے کو بتا دوں تو؟

میں تو ڈر گیا دیکھو میں کانپ رہا ہوں وہ جیسے محض ہوا تھا وہ اس وقت میری محبت میں گرفتار ہے ہارون تم کیا عرش سے فرشتے بھی اگر اتر کر میرے بارے میں کچھ کہیں گے تو ہالے یقین نہیں کرے میں نے کچی گولیاں

نہیں کھیلیں بارون میں نے اس کو قابو کر رکھا ہے ایسے کہ اسکو لگتا ہے اسکی مرضی چل رہی ہے حالانکہ وہ میرا حکم مانتی ہے لوگ کسی کے دماغ سے کھیلتے ہیں میں نے ہالے کا دل قابو کر رکھا ہے میں اس کے دل کا حکمرانہوں اور عورت اپنے دل کے حکمران کے بارے میں کسی سنی سنائی پر یقین نہیں کرتی اپنے من پسند مرد کے گناہوں پر وہ کوڑے کی طرح آنکھیں میچ لیتی ہے اس کے عیب ایسے چھپاتی ہے کہ فرشتوں کو بھی پتہ نہ چلے

میں نے چار سال انگلیوں پر گنوا دیا تھا چار سال اسکو وہی دکھایا ہے جو وہ دیکھنا چاہتی تھی اسکو وہی سنایا جو وہ سننا چاہتی تھی اور اب نہ وہ کسی کی گننے کی نہ کسی کی دکھائی ہوئی چیز حقیقت مانے گی وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا

ہارون نے جواب میں کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ تب ہی انہوں نے ہاتھ کو اپنی جانب آنے دیکھا ہارون نے فوراً خود کو سنبھال کر لیا تھا

تم نے یہ رنگ پینٹی کی ہے ہارون؟ وہ ہاتھ میں موجود انگلیوں کو گھماتی ہوئی بولی تھی

ہاں کی تھی لیکن ابھی اس گندے رنگ کیا ہے اس نے نہیں لیں گے ہم کچھ اور دیکھ لیتے ہیں اوکے؟ سفیرہ کا لہجہ خون ہی کھول گیا تھا جبکہ ہاتھ نے محض سر ہلا دیا تھا

وہاں سے نکلنے کے بعد وہ سب مال گنے تھے کافی دیر کی خریداری کے

بعد حسن اور ہارون کی شاپنگ مکمل ہو گئی تھی مہر نے کچھ نہیں خریدا تھا کیوں کہ ہارون نے جو کچھ اپنے لیے لیا تھا وہی ہی سہم کے لیے بھی لیا تھا سفیرہ کو ہر دو منٹ بعد کوئی نہ کوئی کال آ جاتی تھی جس کی وجہ سے اس نے ابھی اپنے لیے کچھ نہیں خریدا تھا اور ابھی بھی کال سن کر آیا تھا حسن تو مہر کو لے کر فوڈ کورٹ چلا گیا تھا اس سے بھوک برداشت ہوتی تھی ہارون اور سفیرہ تینوں اب ساتھ چل رہے تھے ایسے کہ ہارون بیچ میں تھا ہالے اور سفیرہ اسکی دائیں اور بائیں طرف ہارون یار ایک بات تو سنو سفیرہ ایک دکان کے سامنے رک گیا تھا ہارون اور ہالے کو بھی رکنا پڑا

بولو؟ وہ اکڑا اکڑا سا تھا

یار تم تو جانتے ہی ہو ہم دونوں کی شادی ہونے والی ہے وہ ہالے کو دیکھتے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا تو شادی سے پہلے کا جو نام ہوتا ہے وہ نو گولڈن ٹائم ہم لوگوں کو وہ سینمنٹ کرنا چاہیے تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں ذرا اکیلے میں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ شاپنگ کر لینی چاہیے وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ اور ہارون بچپن کے دوست ہوں

شیور میں فوڈ کورٹ میں بیٹھا ہوں ہالے تم فری ہو کر آ جانا اوکے؟ اپنا فون آن رکھنا اور یہ مجھے دے دو اس نے ہاتھ کے ہاتھ سے وہ واحد شاپنگ بیگ بھی لے لیا تھا جس میں ہارون کا گفٹ تھا اور آگے بڑھ گیا تھا آپ کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا مجھے اچھا نہیں لگم دونوں اس کے ساتھ بھی وہی باتیں کریں گے جو کر سکیے میں

یار پلیز اب میرا موڈ سوپیل میں مت کرو چلو آؤ تمہیں کچھ خرید کر دیتا ہوں وہ اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تھا ہاتھے خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی تھی کچھ ہی دیر میں اسکا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا سفیرہ دیکھیں کتنا پیارا ہے ناں؟ وہ گالری رنگ کا ایک مادہ رجوزٹر اٹھا کر دکھاتے ہوئے کہہ رہی تھی

اسکے پیچھے ایک سیاہ آنکھوں والا دراز قد نوجوان بھی کھڑا تھا اس نے سر پی ایک کیپ پہن رکھی تھی سفیرہ کو دیکھ کر اسکی آنکھیں مشتبہ انداز میں سکڑی تھی وہاں ٹھیک ہے لیکن اتنا بھی اچھا نہیں ہے ویسے بھی تم پنک کلر بہت پہنتی ہو کچھ فرنٹ رٹ آئے کرو یار لائف میں چینجز ضروری ہوتے ہیں ایک ہی جگہ اٹک ہو جانا اچھا نہیں ہوتا وہ عام سے لہجے میں بول رہا تھا ہا لے کارنگ البتہ پھیکا پڑا تھا اتنا ہی وقت سفیرہ کا موبائل ایک بار پھر بج اٹھا تھا اور وہ معذرت کرتا دکان سے باہر نکل گیا تھا ہالے بھی آگے بڑھ گئی تھی اسکا موڈ خراب ہو گیا تھا

اس سیاہ آنکھوں والے نوجوان نے اشارے سے سیلزمین کو اپنی جانب بلایا تھا اور وہی گالی جوڑا پیک کرنے کو کہا تھا ہاتھے اب سامنے والے دکان میں داخل ہو گئی تھی اور یہ دلی سے ڈریسز الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی جب اس کو اپنے عقب سے ایک شناسائی آواز سنائی دی

میں نے کہا تھا ناں ہم پھر ملیں گے انکی آنکھوں میں چمک تھی اجہ پر سکون سانس لے کر نت کھارا کر رہی تھی

تم؟ تم یہاں کیسے؟ کیا اب ٹھیک ہو؟ تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ اوہ گڈ ہارون تمہیں دیکھتا تو خوش ہو جاتا کیا واقعی؟

وہ حیران سی تھی اور تھوڑی پر جوش بھی

میں آپ کو لاکھوں لوگوں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتا ہوں اسکا لہجہ سادہ سا تھا اس نے بس ایک ہی بات کا جواب دیا تھا

عمر تمہیں اس طرح دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے مجھے

مجھ سے زیادہ نہیں ہو گی وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولا تھا یکدم ہالے کو یاد آیا تھا کہ وہ یہاں اپنی فیملی کے ساتھ آئی ہے

اچھا خیر مجھے جانا ہو گا میرے کزن مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے تم سے مل کر خوشی ہوئی

یہ لے پھر چلی جائے گا اس نے ایک شاپنگ بیگ ہالے کے سامنے کیا تھا اس میں کیا ہے؟ وہ اس کے ہاتھ سے وہ لیتے ہوئے پوچھ چکی لیکن وہ خاموش رہا تھا ہالے نے اس نیل رنگ کے بیگ کے اندر دیکھا تو اس میں وہی گالی جوڑا تھا جسکے چہرے کے زاوئے بگڑے تھے

تم ہماری باتیں سن رہے تھے؟ اور اگر سن بھی رہے تھے تو تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہو گئی کہ میں تم سے یہ ڈریس لے لوں گی وہ تپ ہی تو گئی تھی جبکہ وہ اب کل پر سکون سا تھا

میں نے آپ کی کوئی بات جان بوجھ کر نہیں سنی اور یہ ڈریس میں شکرے کے طور پر دے رہا ہوں آپ نے اس رات میرے لیے جو کچھ بھی کیا ہیں آپ کا شکر یہ گزرا ہوں مجھے خون دینے کے لیے اور مجھے بچانے کے لیے

شکریہ

میں یہ نہیں لوں گی تم سے اور ایک بات اور آج کے بعد اگر آئندہ کبھی مجھے کہیں دیکھو بھی تو ایسے گزر جانا جیسے مجھے جانتے بھی نہیں ہو آئی سمجھ؟ وہ ہر کر رہی تھی نہیں دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی آپ کو پنک پسند ہو یا سیاہ کی کوئی حق نہیں ہے کہ وہ آپ کو جج کر کے جن سے آپ محبت کرتے ہیں ان کو تو باقل نہیں کیوں کہ جب آپ کسی کو جج کرنے لگ جاتے ہیں تو آپ کے پاس ان سے محبت کرنے کا وقت نہیں رہتا

آپ ہر وقت الگے کام میں پھنسے رہو کچھ ایسا ڈھونڈنے لگتے ہیں جس کی بنا پر آپ اسے کر کسی اس طرح آپ کی نظر اس انکی خامیوں پر ہوتی ہے آپ ان میں اچھائی نہیں دیکھ پاتے جن سے محبت کریں اسے سیاہ وہ بھی محبت کریں ان کے پنک سے بھی محبت کریں اور اگر نہیں کر سکتے تو اس کو جج مت کریں اور اگر آپ یہ سب نہیں کر سکتے تو محبت کے جھوٹے دعوے نہ کریں اسکا لہجہ ویسی ہی تھا خوبصورت پر سکون ہالے گویا بت بن چکی تھی

پھر کافی دیر بعد اس نے سر اٹھا کر دیکھا تھا لیکن وہ جا چکا تھا وہ جانے کے لیے ہی آیا تھا